REGD. No. L. 5254

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

اِنَّ الفضل بید اللّٰہ یؤتیہ من یشاء ۔ عسٰی ان یبعثک ربک مقاما محمودا

روزنامہ
الفضل
لاہور

یوم یکشنبہ

شرح چندہ
سالانہ ۲۱ روپے
ششماہی ۱۱ ״
سہ ماہی ۶ ״
ماہوار ۲½ ״
فی پرچہ ۱ آنہ

۲۲ ذی الحجہ ۱۳۶۸ھ

جلد ۳	۱۶ اخاء ۱۳۲۸ ہش	۱۶ اکتوبر ۱۹۴۹ء	نمبر ۲۳۷

کرنسی کی قیمت کم نہ کرنیکا فیصلہ خالصۃً اقتصادی بنیاد پر کیا گیا ہے

کراچی ۱۵ اکتوبر۔ آج کراچی میں تقریر کرتے ہوئے پاکستان کے وزیر خزانہ آنریبل ملک غلام محمد نے کہا۔ کہ کرنسی کی قیمت کو کم نہ کرنے کا فیصلہ کسی سیاسی نظریے سے نہیں۔ بلکہ خالصۃً اقتصادی بنیاد پر کیا گیا ہے۔ پاکستان بیرونی تجارت کے سلسلے میں یکتا حیثیت کا مالک ہے۔ وہ صنعتی ملک نہیں۔ اور زرعی پیداوار باہر بھیجتا ہے۔ یہی وجہ ہے۔ کہ اس نے سٹرلنگ ٹریڈ کے سلسلے میں مختلف فیصلے کئے ہیں۔ آپ نے ہندوستان کے وزیر خزانہ کی تقریر پر اظہار افسوس کرتے ہوئے کہا۔ پاکستان کا مقصد ہرگز ہندوستان کو نقصان پہنچانا نہیں تھا۔ نہ ہے اور مجھے امید ہے۔ کہ دونو حکومتوں کے تنازعے امور خیرسگالی سے طے ہوں گے۔ آپ نے آج ہندوستان میں پیدا ہونے یا تیار ہونے والی بعض اشیاء کی برآمد پر بعض ٹیکسوں کا اعلان کیا۔ آپ نے فرمایا۔ کھانے پینے کی چیزیں۔ زرعی اور گھریلو صنعتوں کا مال اور خام اشیاء کو حسب دستور ٹیکس سے مستثنیٰ رکھا گیا ہے۔

اخبار احمدیہ

لاہور ۱۵ اخاء۔ سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کی طبیعت چکروں کی تکلیف کی وجہ سے ناساز ہے۔ احباب حضور کی صحت کاملہ عاجلہ کے لئے دعا فرمائیں۔

— مکرم نواب محمد عبد اللہ خاں صاحب کے متعلق اطلاع مظہر ہے۔ کہ نواب صاحب موصوف کی طبیعت اب خدا کے فضل سے دو تین روز سے ٹھہری ہوئی ہے۔ دل کی حالت بھی ایک جگہ ٹھہری ہوئی ہے۔ مگر کمزوری بہت ہو گئی ہے۔ پہلے کچھ سہارے سے بیٹھنے لگ گئے تھے۔ اب پھر کمزوری کی وجہ سے بیٹھنا بند کر دیا گیا ہے۔ احباب دعا فرماتے رہیں۔

— سیدہ ام متین صاحبہ کی حالت بدستور ہے۔ احباب صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا فرمائیں۔

پاکستان ہمیشہ آزادی کے لئے جنگ آزما ہوگا

اوٹاوہ ۱۵ اکتوبر۔ پاکستان کے وزیر خارجہ چودھری محمد ظفر اللہ خاں نے کل یہاں اخبار نویسوں کی ایک کانفرنس کو خطاب کرتے ہوئے فرمایا۔ پاکستان ہمیشہ آزادی کے لئے جنگ آزما ہوگا۔ ایک رپورٹر کے آپ کی توجہ پنڈت نہرو کی تقریر کی طرف دلانے پر چودھری صاحب نے فرمایا۔ باقی رہا بعض ناخوشگوار امور کے پیدا ہونے پر یہ فیصلہ کرنا کہ آزادی کس طرف ہے۔ اس کا حق وہ اپنے لئے محفوظ رکھے گا۔ لیکن ان امور کے وقوع میں آنے سے پیشتر ہی کوئی فیصلہ کرنا یا اندازہ لگانا مشکل ہے۔ جب آپ سے یہ پوچھا گیا۔ کہ آپ کے خیال میں چینی کمیونسٹوں اور ماسکو کے باہم تعلقات کیا ہوں گے۔ آپ نے فرمایا۔ میں اس معاملے میں قیاسات دوڑانے سے معذور ہوں۔ ایشیا کے دوسرے ممالک کی طرح پاکستان بھی چین کی صورت حالات کا جائزہ لے رہا ہے۔ جونہی یہ حالت ختم ہو جائیگی۔ پھر اسے تسلیم کرنے یا نہ کرنے کے متعلق غور کا سوال پیدا ہوگا۔

یہ قانوناً ناجائز ہے

لاہور ۱۵ اکتوبر۔ مغربی پنجاب کے متروکہ جائیدادوں کے محافظ کے نوٹس میں یہ بات لائی گئی ہے۔ کہ پاکستان میں مقیم بعض غیر مسلم یہاں سے چلے جانے کے ارادے سے اپنی جائیداد فروخت کرنے کی کوشش کر رہے ہیں۔ لہٰذا صوبے کے تمام عوام کو مطلع کیا جاتا ہے۔ کہ ایسا لین دین قانوناً ناجائز قرار دیا جا سکتا ہے۔ لہٰذا اس حرکت کرنے والے کو اپنے فعل کے نتائج کی ذمہ داری بھی خود ہی اٹھانا ہوگی۔

سرکاری اطلاع

لاہور ۱۵ اکتوبر۔ پی۔ ڈبلیو۔ ڈی کے شعبہ بجلی نے ایک اعلان کے ذریعہ عوام کو مطلع کیا ہے۔ کہ کسی دوسرے کے کنکشن پر بجلی حاصل کرتے رہنا قانوناً جائز نہیں۔ اس صورت میں بغیر نوٹس دیئے بھی کنکشن کاٹا جا سکتا ہے۔ لہٰذا آپ کو چاہیئے۔ کہ جلد از جلد اپنے علاقے کے افسر کو درخواست دے کر سیکورٹی جمع کرانے کے بعد کنکشن اپنے نام کرالیں۔

متروکہ جائیدادوں کا نیا آرڈیننس

کراچی ۱۵ اکتوبر۔ پاکستان کے گورنر جنرل نے متروکہ جائیدادوں کے متعلق ایک نیا آرڈیننس جاری کیا ہے۔ یہ آرڈیننس آج سے دو ماہ پہلے جاری کردہ آرڈیننس کی جگہ لے گا۔ اس میں ہندوستان کے اسی قسم کے آرڈیننس کو پیش نظر رکھتے ہوئے تارک وطن اور متروکہ جائیداد کی اصطلاحوں کی پوری پوری وسعت موجود ہے۔

ٹوکیو ۱۵ اکتوبر۔ جاپان نے فیصلہ کیا ہے۔ کہ وہ اپنی کرنسی کی قیمت میں کمی نہیں کرے گا۔

پہلے دلوں کی حالت بدلیئے

کولمبو ۱۵ اکتوبر۔ مشرقی سیلون کے باشندوں کی اس تحریک کا جواب دیتے ہوئے کہ سیلون میں شراب پر پابندی لگائی جائے۔ سیلون کے وزیر اعظم نے کہا۔ جب تک ایسے لوگ موجود ہیں۔ جو شراب پینے کی خواہش رکھتے ہیں۔ شراب کی قانون کے زور پر بندش کر دینا فائدہ مند ثابت نہ ہوگا۔ قانون کے نفاذ سے پیشتر یہ ضروری ہے۔ کہ لوگوں کے دلوں میں ایک قسم کا تغیر پیدا ہو جائے۔ آخر میں وزیر اعظم نے عوام کو یقین دلادیا۔ کہ وہ خود بھی شراب پر پابندی لگانے کے حق میں ہیں۔ اور اس کے نقصانات سے بخوبی آگاہ ہیں۔ [illegible]

ہندوستان سے کوئلہ اور کوک کے حاصل کرنے کا موجودہ طریق

(مرکزی شعبہ صنعت کا ایک ضروری اعلان)

کراچی ۱۵ اکتوبر۔ ہندوستان کا کوئلہ اور کوک استعمال کرنے والے تمام پاکستانیوں کو مطلع کیا گیا ہے۔ کہ چونکہ ۱۴ ستمبر ۱۹۴۹ء سے حکومت ہندوستان نے کلی طور پر کوئلہ اور کوک کی برآمد ممنوع قرار دے دی ہے۔ لہٰذا اب جو کوئلہ اور کوک پاکستان کو بھیجا جا رہا ہے۔ وہ ہر دو حکومتوں کے باہمی معاملہ کی حیثیت رکھتا ہے۔ ان رسدوں کو عوام کے استعمال کے لئے قائم رکھنے کے سلسلے میں حکومت پاکستان نے ہندوستان کے کول کمشنر سے کہا ہے کہ پاکستان میں ان لوگوں کو کوئلہ اور کوک بھیجتے رہیں۔ جن کے متعلق پاکستان کے کول کمشنر نے انہیں اطلاع دے دی ہے۔ انہیں یہ بھی مجاز دے دیا گیا ہے۔ کہ وہ کلکتہ کے ریزرو بنک آف انڈیا میں حکومت پاکستان کے جمع شدہ حساب سے اسکی قیمت کوئلہ کی کان والوں کو ادا کر دیا کریں۔ پاکستان کے کول کمشنر اس طرح بھیجے ہوئے کوئلہ کی قیمت ان لوگوں سے وصول کر لیں گے۔ جنہیں یہ کوئلہ اور کوک بھیجا گیا ہے۔ اس کا انتظام کیا جا رہا ہے۔ اور اسکی اطلاع متعلقہ حضرات کو دے دی جائے گی۔ اس دوران میں کوئلہ استعمال کرنے والوں کو چاہیئے۔ کہ وہ کوئلہ بھیجنے والی کمپنیوں یا ان کے کارندوں سے یہ طے کر لیں۔ کہ وہ انہیں ہندوستان کے کول کمشنر کے مرتب کئے ہوئے قاعدوں کے بموجب کوئلہ بھیجنا جاری رکھیں گے۔

جَو کی کاشت کا اندازہ

لاہور ۱۵ اکتوبر۔ ایک سرکاری اطلاع میں بتایا گیا ہے۔ کہ سال رواں میں جَو کی کاشت ۴۷۱۰۰۰ ایکڑ رقبے میں کی گئی۔ گذشتہ سال جَو کی کاشت ۲۰۲۰۰۰ ایکڑ رقبے پر کی گئی تھی۔ اس سال کی پیداوار کا اندازہ ۹۴۰۰۰ ٹن لگایا گیا ہے۔ جو کہ گذشتہ سال کی فصل کے مقابلے میں ۵۸ فی صدی زیادہ ہوگی۔

اظہار تعزیت

لنڈن ۱۵ اکتوبر۔ اگلے دن مسجد احمدیہ لنڈن میں مسٹر بلال نٹال کی صدارت میں جماعت احمدیہ لنڈن کا ایک خاص اجلاس منعقد ہوا۔ جس میں چودھری مشتاق احمد باجوہ کا حسب ذیل ریزولیوشن بالاتفاق رائے پاس ہوا۔

جماعت احمدیہ لنڈن مولوی محمد ابراہیم خلیل کی بیوی اور چودھری غلام یٰسین مبلغ امریکہ کی بہن کی وفات حسرت آیات پر انتہائی غم و الم کا اظہار کرتا ہے۔ اور دعا گو ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ مرحومہ کو جنت الفردوس عطا کرے۔ اور پسماندگان کو صبر جمیل بخشے۔

گو ہم نہیں چاہتے

واشنگٹن ۱۵ اکتوبر۔ کل واشنگٹن میں تقریر کرتے ہوئے ہندوستان کے وزیر اعظم پنڈت نہرو نے کہا۔ ایشیا کی قیادت کا بار ہم پر بزور ڈالا جا رہا ہے۔ گو ہم نہیں چاہتے۔

ایڈیٹر:۔ روشن دین تنویر بی۔ اے۔ ایل۔ ایل۔ بی

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے کوآپریٹو کیپیٹل پرنٹنگ پریس وطن بلڈنگ میں طبع کرا کر ۳ میکلیگن روڈ لاہور سے شائع کیا۔

قادیان کے تازہ کوائف

از حضرت مرزا بشیر احمد صاحب ایم۔ اے

قادیان کے تازہ خطوط سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ بعض دوستوں کی معمولی بیماری کے سوا یا بعض بوڑھے دوستوں کے ضعف پیری کے علاوہ باقی سب دوست خدا کے فضل سے بخیریت ہیں۔ مجید احمد درویش کی اچانک وفات نے (اچانک اس لئے کہ درمیان میں وقفہ ہو جانے کے بعد وہ قریباً اچانک فوت ہو گیا) درویشوں کے دل میں غم و حزن کی غیر معمولی کیفیت پیدا کر دی تھی۔ لیکن اس کے بعد عید نے جبکہ ایک سچا مومن خدا کی لائی ہوئی خوشی پر خوش ہونا اپنا فرض سمجھتا ہے۔ اس غم کی کیفیت پر خدائی رحمت کا سایہ کر دیا۔ اور دوستوں نے خوشی خوشی عید منائی۔

پہلے خیال تھا کہ اس دفعہ عید گاہ میں نماز پڑھنے کی کوشش کی جائے گی۔ لیکن پھر اسے پولیس کا انتظام خاطر خواہ نہ ہونے کی وجہ سے حفاظت کے خیال سے مناسب نہیں سمجھا گیا۔ کیونکہ عید گاہ شہر سے باہر بالکل ایک کنارے پر ہے۔ پس عید گاہ کی بجائے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے باغ میں عید کی نماز پڑھی گئی۔ اور عید کے دن شام کو اجتماعی دعوت کا بھی انتظام کیا گیا۔

اس سال قادیان میں خدا کے فضل سے کافی تعداد میں قربانی کی گئی۔ (معین فہرست بعد میں شائع کی جائے گی۔) جن میں سے اکثر پاکستان کے دوستوں کے بھیجے ہوئے روپے سے کی گئی۔ اور جن پاکستانی دوستوں کا روپیہ موجودہ حالات کی وجہ سے وقت پر قادیان نہیں پہونچ سکا۔ ان کے متعلق میں نے لاہور سے فون اور تار اور خطوں وغیرہ کے ذریعہ قادیان اطلاع بھجوا دی تھی۔ اور خدا کے فضل سے ایسے دوستوں کی خواہش بھی پوری ہو گئی۔ اور کچھ روپیہ ہندوستان کے دوستوں کی طرف سے بھی پہونچ گیا۔ عام لنگر خانہ کے استعمال کے علاوہ جن دوستوں نے عید کے ایام میں الگ کھانا پکانا چاہا انہیں علیحدہ گوشت بھی دے دیا گیا۔ اور دار الصحت میں بھی بھجوایا گیا۔ اور ایسے غیر مسلم ہمسایوں کو بھی بھجوایا گیا جو مسلمانوں کا ذبیحہ کھا لیتے ہیں۔

اب دوست ضرورت کے وقت بٹالہ یا گورداسپور یا امرتسر ہو آتے ہیں۔ گو مقامی حکام کی ہدایت کے ماتحت ایک سپاہی ساتھ رکھنا پڑتا ہے۔ جو حفاظت بھی کرتا ہے۔ اور نگرانی بھی رکھتا ہے۔ چنانچہ ۱۰ اکتوبر کو بعض دوست امرتسر گئے۔ ان میں بھائی شیر محمد صاحب دوکاندار بھی تھے۔ انہوں نے امرتسر کے بعض غیر مسلم دوکانداروں کے پاس جا کر کہا۔ کہ میں حالات کی تبدیلی کی وجہ سے جلد امرتسر نہیں آسکا۔ لیکن اب میں نے انتظام کر لیا ہے۔ پس جو روپیہ آپ نے مجھ سے لینا ہے (بھائی شیر محمد صاحب امرتسر کے تاجروں سے مال لایا کرتے تھے) مجھ سے لے لو۔ اور میرا حساب صاف کر دو۔ انہوں نے کہا ہمیں حالات کا علم ہے۔ ہمیں آپ شرمندہ نہ کریں۔ ہم ابھی روپیہ نہیں لیتے۔ جب لینا ہوگا خود قادیان آکر لے لیں گے۔ اور بھائی شیر محمد صاحب کے اصرار کے باوجود روپیہ نہیں لیا۔ بھائی شیر محمد صاحب کی اس بات کا امرتسر کے غیر مسلم تاجروں پر بہت اچھا اثر ہوا۔ کہ یہ لوگ کتنے دیانتدار ہیں کہ اپنے آپ کو تنگی اور خطرے میں ڈال کر دوسروں کا روپیہ واپس کرنے کے لئے امرتسر پہنچے ہیں۔

مسجد ربوہ کے سنگ بنیاد اور چندے کی تحریک کی اطلاع جب قادیان پہنچی۔ تو امیر صاحب مقامی نے وہاں کے دوستوں کو بھی چندہ کی تحریک کی۔ چنانچہ اس وقت تک یعنی ۱۱ اکتوبر تک اس مد میں ساڑھے پانچ سو روپے نقد وصول ہو چکے ہیں۔ اور پونے تین سو روپے کے وعدے آئے ہیں۔ فالحمد للہ علیٰ ذالک۔

دوست اپنی دعاؤں میں قادیان کے بھائیوں کو خاص طور پر یاد رکھیں۔ فقط والسلام۔

(خاکسار مرزا بشیر احمد رتن باغ لاہور ۱۵/۱۰/۴۹ء)

ہر صاحب استطاعت احمدی کا فرض ہے۔ کہ الفضل خود خرید کر پڑھے۔ اور زیادہ سے زیادہ اپنے غیر احمدی دوستوں کو پڑھنے کے لئے دے۔ جو صاحب استطاعت احمدی الفضل خود خرید کر نہیں پڑھتا۔ وہ اپنا فرض کما حقہٗ ادا نہیں کر رہا۔

بقیہ لیڈر

تصنیف ہوئیں۔

آخر اس سے مدیر در نجف کی سوا اس کے کیا غرض ہے۔ کہ لوگوں کے ذہنوں میں یہ ایک سراسر غلط بات نقش کر دی جائے۔ کہ مرزا صاحب نے ان کتابوں میں صرف انگریزوں کی اطاعت اور حرمت جہاد ہی کے مسائل بیان کئے ہیں۔ اور کچھ بھی نہیں لکھا۔ لیکن چونکہ آپ کے دل میں چور تھا۔ اور جانتے تھے۔ کہ آپ لوگوں کے دل میں ایک غلط بات بٹھانا چاہتے ہیں۔ اس لئے جھٹ یہ بھی ساتھ فرما دیا ہے۔ کہ

"اور بعض ۱۹۰۱ء سے پہلے کی تحریریں جن میں صرف اسلامی عقائد کی تحریریں ہیں۔ تقریباً منسوخ ہو چکیں"۔

آپ جانتے تھے۔ کہ آپ صریح غلط بیانی کر رہے ہیں۔ اس لئے منسوخ کے ساتھ تقریباً کا لفظ ملا دیا ہے۔ تاکہ اگر کسی نے اعتراض کیا۔ تو کوئی تحویل ہو سکے۔ آپ کے نفسیات کا اگر تجزیہ کیا جائے۔ تو وہ اس طرح ہوگا۔ آپ نے ایک غلط بات کہہ دی تھی۔ کہ سترہ سال کی تصانیف میں صرف اطاعت انگریز اور مخالفت جہاد ہی بیان ہوئی ہے۔ پھر معاً آپ کو خیال ہوا۔ کہ یہ بات تو غلط ہے اس کے ساتھ تحریروں کے منسوخ ہونے کا اضافہ کر دیا جائے۔ تو اس میں شانِ معقولیت پیدا ہو جائیگی اور تقریباً کا لفظ ساتھ اس لئے ملا دو۔ کہ اگر پرسش ہوئی کہ بتاؤ۔ کہاں لکھا ہے کہ ۱۹۰۱ء سے پہلے کی تحریریں منسوخ کر دی گئی تھیں۔ تو آپ کہہ دیں گے۔ کہ احمدیوں کی کتابوں میں ۱۹۰۱ء کے پہلے کچھ منسوخ کا ذکر اذکار ہوتا رہتا ہے۔ اس لئے ہم نے سمجھا۔ کہ شاید یہ مرزا صاحب کی تصانیف کے متعلق ہے ہمیں اس سے کیا۔ کہ یہ منسوخی کی بات نبوت کا عقیدہ یا نبوت کی تعریف بدلنے کے متعلق ہوئی تھی۔ ہم نے سمجھا۔ کہ یہ تصانیف کے متعلق ہے۔ ہمیں تو احمدیت پر چوٹ کرنا تھی۔ سو کر دی۔

آخر مدیر در نجف بتائیں۔ کہ کیا یہ علمی طریق ہے۔ یا محض احمدیت کے خلاف بدظنی پھیلانا کا وہی پرانا ہتھیار ہے۔ جو احمدیت کے مخالفین ہمیشہ سے استعمال کرتے چلے آئے ہیں۔ کیا اس سے آپ کی صریح غرض احمدیوں کے خلاف اشتعال انگیزی نہیں ہے۔ چونکہ آپ جانتے ہیں کہ آجکل خاص طور سے عوام انگریزوں کے خلاف ہیں۔ اس لئے یہ موقع ہے۔ احمدیت کو بدنام کرنے کا۔ ایسے موقعہ کو ہاتھ سے نہ جانے دیا جائے۔ کیا اسی کا نام تقویٰ ہے۔ کیا اسی کو خوف خدا کہتے ہیں؟ کیا یہی علمی طریق بحث ہے۔ جس کی دعوت دی گئی ہے؟ (باقی)

قائدین مجالس خدام الاحمدیہ اجتماع میں شامل ہونے والے خدام کی تعداد سے جلد تر اطلاع دیں۔ تا انتظام میں سہولت ہو۔ (ڈاکٹر) مرزا منور احمد نائب صدر

"وعدہ خلافی موردِ عذاب ہوتی ہے"

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کے ارشاد کے مطابق تقریباً تمام احمدی احباب و جماعتوں نے حفاظتِ مرکز کے چندہ کے لئے اپنی جائیدادوں کا ایک فیصدی یا اپنی ماہوار آمد یا اس کے نصف کا وقف فرماتے ہوئے وعدہ کیا تھا کہ وہ اس چندہ کو چھ ماہ کے عرصہ میں ادا کر دیں گے۔ اس وقت پورے سوا دو سال گذر چکے ہیں۔ مانا کہ ناخوشگوار حالات رکاوٹ کا باعث ہوئے۔ مگر اب جب حالات قدرے سازگار ہیں۔ ہر احمدی اور ہر جماعت سے درخواست کی جاتی ہے کہ وہ اپنے وعدہ جات بابت چندہ حفاظتِ مرکز جلد سے جلد ادا کر کے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کی بابرکت دعاؤں کے مستحق بنیں۔

چندہ حفاظتِ مرکز کے متعلق حضور کا ارشاد ہے:۔

"سب سے پہلے یہ ضروری ہے کہ ۴۷ء کے شروع میں جو وعدے کئے گئے تھے انہیں جلد از جلد پورا کیا جائے تاکہ لوگ وعدہ خلافی کے جرم میں عذاب کا مورد نہ بنیں"۔

نظارت بیت المال

مسٹر حبیب اللہ بٹ کہاں ہیں؟

مسٹر حبیب اللہ صاحب بٹ احمدی ولد عبد الکبیر صاحب بٹ سکنہ نئہ کپور علاقہ بانڈی پور پنجاب کی تقسیم کے بعد ہی گھر سے ڈیوٹی (فوج میں بحیثیت فٹر) پر روانہ ہوئے تھے۔ راولپنڈی سے ان کا آخری خط اکتوبر ۱۹۴۷ء میں آیا تھا۔ اس کے بعد وہ مفقود الخبر ہیں اور لاپتہ ہیں۔ اگر کسی دوست کو علم ہو تو ان کے متعلق خواجہ ثناء اللہ صاحب کو اطلاع دیں۔ خواجہ صاحب کا ایڈریس درج ذیل ہے:۔

خواجہ ثناء اللہ صاحب اینڈ سنز۔ ایکسپورٹرس اینڈ امپورٹرس اینڈ فارورڈنگ ایجنٹس بانڈی پور کشمیر

تلاش گمشدہ

صدر دین ولد بہادر عمر پندرہ سال رنگ گندمی ساکن چارکوٹ تحصیل راجوری جموں کا رہنے والا ہے۔ قادیان میں حضور ایدہ اللہ تعالےٰ کے گھر نوکر تھا۔ قادیان سے لاہور آیا۔ اب ایک سال سے زائد عرصہ سے گم ہے۔ کسی دوست کو معلوم ہو تو مندرجہ ذیل پتہ پر اطلاع دیں۔ خاکسار رشید محمد مہاجر جموں معرفت محمد منیر احمدی آبادی جاگراں نوجوان

روزنامہ —— الفضل —— لاہور

۱۶ اکتوبر ۱۹۴۹ء

مذہبی تبادلہ خیالات

(۲)

ہم نے کل ان کالموں میں بتایا تھا۔ کہ اسلام نے مذہبی تبادلہ خیالات کے لئے کیا آداب مقرر فرمائے ہیں۔ اگر ہم ان آداب کو پیش نظر رکھیں۔ اور اس امر کو پیش نظر رکھیں۔ کہ دوسرے کے عقیدہ پر تنقید کرتے وقت طنز استہزا۔ اسلامی فعل نہیں۔ بلکہ ان لوگوں کا فعل ہے۔ جو انبیاء علیہم السلام کے مخالفین تھے۔ اور محض تحقیق حق کیلئے تبادلہ خیال کریں۔ تو یقیناً اس سے فریقین کو فائدہ پہونچے گا۔ مذہبی عقیدہ ایک سنجیدہ چیز ہے۔ اور اس کے متعلق گفتگو کرتے وقت سنجیدگی ہی سے کام لینا چاہیئے۔ ورنہ ہم اصل مدعا سے بہت دور جا پڑیں گے۔ اکثر استہزائی طریق وہی لوگ اختیار کرتے ہیں۔ جن کی غرض اپنے مخالف کے دلائل کو ناجائز طریقے سے بے اثر بنانا ہوتا ہے۔ ایسے لوگ چونکہ دلائل کا جواب دلائل سے نہیں دے سکتے۔ اس لئے وہ چاہتے ہیں۔ کہ کوئی ایسی مضحکہ خیز بات کہہ دی جائے۔ جس سے دوسرے کی نظر اصل بحث سے ہٹ کر مخالف کے مضبوط دلائل کا اثر زائل کر دیا جائے۔ اور اپنے عقیدتمندوں کو صداقت کے اختیار کرنے سے باز رکھا جائے۔

استہزا اور طنز کے علاوہ مخالفین حق کے پاس ایک اور کاری ہتھیار بھی ہوتا ہے۔ وہ یہ ہے کہ بجائے موضوع زیر بحث پر گفتگو کرنے کے سامعین کی توجہ ہٹانے کے لئے شخصیتوں پر حملہ کر دیتے ہیں۔ اور ان لوگوں کی زندگیوں پر جرح شروع کر دیتے ہیں۔ جو فریق مخالف کے نزدیک بزرگ ہوتے ہیں۔ چنانچہ عیسائی اور آریہ ہمیشہ رسول اکرم صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم کی ذات پر حملہ کرتے ہیں۔ اور اس طرح گفتگو کا رخ اصل بحث سے پھیر کر اور اصولوں کو نظر انداز کر کے فریق مخالف کو ذاتیات کی الجھنوں میں ڈالنے کی کوشش کرتے ہیں۔ اور بسا اوقات نہایت [illegible] جرأت کرتے ہیں۔ اور آنحضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے متعلق ایسے الزام لگاتے ہیں۔ کہ جن کو سنکر ہر مسلمان غصہ میں آ جائے۔ آپ عیسائیوں اور آریوں کی کتب جو انہوں نے اسلام کے خلاف لکھی ہیں پڑھ کر دیکھیں۔ تو نمونۃً آپ کو اس قسم کے اعتراضات ملیں گے۔ جو رسول اکرم صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم کی حیات طیبہ پر کئے گئے ہونگے چنانچہ ستیارتھ پرکاش اس پر شاہد ہے۔

پھر ان لوگوں کا تیسرا ہتھیار یہ ہوتا ہے۔ کہ اسلامی کتب سے کچھ الفاظ یا ایک آدھ فقرہ لے لیتے ہیں۔ اور اسکو اپنے من گھڑت معنی پہنا کر لوگوں کے سامنے اس طرح پیش کرتے ہیں۔ کہ سننے والوں کے دل میں اسلام کے متعلق نفرت کے جذبات پیدا ہو جائیں۔ اور اس کا نتیجہ اکثر یہی ہوتا ہے کہ ان کی کتابیں پڑھنے والوں کے دل میں اسلام کے متعلق نہایت بُرے خیالات بیٹھ جاتے ہیں۔ اور اس طرح وہ اپنی غرض پوری کر لیتے ہیں۔ کیونکہ وہ جانتے ہیں۔ کہ عوام میں سے بہت تھوڑے لوگ ایسے ہوتے ہیں۔ جو خود تحقیقات کی زحمت گوارا کرتے ہیں۔ اکثر لوگ ایسے ہی ہوتے ہیں۔ کہ جو کچھ ان کے ذہنوں میں جانشین کر دیا جائے۔ اسی کو پلے باندھ لیتے ہیں۔ اور اس طرح انہیں مخالف کی صداقت معلوم کرنے سے باز رکھا جاتا ہے۔

پھر چوتھا ہتھیار ان لوگوں کا یہ ہوتا ہے۔ کہ وہ عوام کے عقائد سے کھیلتے ہیں۔ اور دیدہ دانستہ اپنے مخالف کے متعلق ایسی باتیں بیان کرتے ہیں۔ جن کی زد ان کی دانست میں عوام کے عقائد پر پڑتی ہے۔ اور مخالف کے کلام سے ایسے فقرے چن کر عوام کو سناتے ہیں۔ کہ جن سے ان کے جذبات برانگیختہ ہو جائیں۔ اور مخالف فریق کے خلاف اشتعال طبیعتوں میں پیدا ہو۔ دلائل میں اپنی بے بسی کا پردہ وہ اس طرح ڈھانپنے کی کوشش کرتے ہیں۔ اور عوام کو اپنے مخالف کے خلاف بھڑکا کر اپنی فتح ثابت کرنے کی کوشش کرتے رہتے ہیں۔

اسی طرح کے اور بھی بہت سے "ٹرک" ہیں جو اکثر وہ لوگ اختیار کرتے ہیں۔ جو علمی تبادلہ خیالات میں مخالف کے دلائل کا جواب نہیں دے سکتے۔ چنانچہ ایک اور ٹرک یہ بھی ہے۔ کہ وہ اپنے مخالف پر بداعتقادی کا الزام لگاتے ہیں۔ اور حکومت کے ذریعہ اسکو دبانے کی کوشش کرتے ہیں۔ اس کی بہترین مثال حضرت عیسے علیہ السلام کے خلاف یہودیوں کا طریق کار ہے۔ جب یہود علماء نے دیکھا کہ حضرت عیسے علیہ السلام کی تعلیم کا اثر پھیلنے لگا ہے۔ تو انہوں نے حکومت سے اسکو صلیب دلانے کی کوشش کی۔ اور اگر اللہ تعالےٰ کی رحمت آپ کے شامل حال نہ ہوتی۔ تو ضرور صلیب پر ہی جاں بحق ہوتے۔

کل ہم نے یہ بھی بتایا تھا کہ احمدیت کے مخالفین بھی یہاں افسوس ہے۔ کہ جن میں اکثر مسلمان ہی ہیں اسی قسم کے طریق کار اختیار کرتے ہیں۔ ہم نے ایک عام مثال حضرت عیسے علیہ السلام کی مغفرت (؟) نہ ہونے کی پیش کی تھی۔ اسی طرح ہزاروں مثالیں پیش کی جاسکتی ہیں۔ جن سے ثابت ہوتا ہے کہ احمدیت کے مخالفین [illegible] سے احمدیت کے بارے میں تبادلہ خیالات کرنے سے ہمیشہ گریز کرتے ہیں۔ اور اکثر ایسے ہی اوچھے ہتھیار استعمال کرتے ہیں۔ خاصکر احراری قسم کے لوگ تو صرف احمدیوں کے خلاف اشتعال انگیزی ہی کو سب سے اعلےٰ اور سب سے کاری ہتھیار تصور کرتے ہیں۔ اکثر ان کے مقررین بلند بانگ دعاوی کرتے رہتے ہیں۔ اور احمدیت کے خلاف لوگوں کے دلوں میں زہر کے بیج بکھیرتے رہتے ہیں۔ مسیح موعود علیہ السلام کی کتب کے حوالے قطع و برید کر کے پیش کرتے ہیں۔ اور آپ کی مقدس ذات پر نہایت رکیک قسم کے حملے کرتے ہیں۔ یہاں تک کہ اب غیر احمدیوں کا معقول طبقہ بھی ان کی طرز بیان سے شاکی ہے۔ اور اس وجہ سے ان کو پسند نہیں کرتا۔ لیکن اس کے باوجود بھی عوام میں بعض بھولے بھالے ان کے دام تزویر میں گرفتار ہو جاتے ہیں۔ اور ان کے دوزخ شکم کے لئے ایندھن مہیا کر دیتے ہیں۔

کچھ دن ہوئے ہم نے الفضل میں "درنجف" کے متعلق جو شیعہ احباب کا ہفت روزہ اخبار ہے لکھا تھا۔ کہ اس نے ایک اچھی نصیحت کی ہے۔ اور کہا ہے کہ سنی شیعہ کی وہ ناخوشگوار بحثیں جنہوں نے ہمیشہ اسلام کو بدنام کیا۔ اور یک جہتی و مودت کا خاتمہ کیا۔ پاکستان میں نہیں ہونی چاہئیں۔ البتہ سنی شیعہ میں قرآن و حدیث کے بیتی نظر تحقیق حق کا باب قیامت تک کھلا ہے" ہم نے اس نصیحت پر اظہار خوشنودی کیا ہے۔ اور سب متعلقہ احباب سے متوقع ہیں۔ کہ وہ آئندہ اس قسم کے تمام طریق تبادلہ خیالات کو ترک کر دینگے اور مذہبی گفتگو میں علمی رنگ ہی سے اپنا اپنا نقطۂ نظر پیش کرنے کی کوشش کی جائے گی

ہم نے اس مقالہ میں یہ بھی عرض کیا تھا۔ کہ خود درنجف نے اپنی نصیحت پر عمل نہیں کیا۔ اور احمدیت کے متعلق ایسی فرسودہ انداز میں تحریر کیا ہے۔ جس کو قطعاً علمی نہیں کہا جاسکتا۔ آپ نے وہی مسخرنگاری کا طریق اختیار کیا ہے۔ اور محض اسی خیال سے بعض باتیں کہدی ہیں۔ جن کو وہ اگر علمی رنگ میں بیان کرنے کی کوشش کرتا۔ تو یقیناً درنجف کو بھی اور ہم کو بھی بڑا فائدہ ہوتا۔

ہم پہلے عرض کر چکے ہیں۔ کہ خدام الاحمدیہ کے مہتمم تبلیغ کو شیعہ مذہب کے خلاف اور تائید میں کتب کی ضرورت تھی۔ انہوں نے الفضل میں اس کے متعلق اعلان کیا۔ درنجف نے مہربانی سے ایسی کتابوں کی فہرست اپنے کالموں میں شائع کی۔ ہم نے [illegible] اس مہربانی کا شکریہ ادا کیا ہے ساتھ ہی اس نے وہ نصیحت بھی فرمائی۔ جو ہم نے اوپر نقل کی ہے۔ اگر درنجف فی الحال اسی پر بس کرتا۔ تو نہایت مستحسن بات ہوتی۔ مگر اس نے ایسا نہ کیا۔ ساتھ ہی احمدیت پر تنقید بھی فرمادی۔ اور افسوس ہے کہ ایسے انداز میں فرمائی۔ جس نے آپ کی نصیحت کو بے کار کر دیا ہے۔ کیونکہ یہ تنقید بالکل آپ کی نصیحت کے متضاد ہے۔ چنانچہ اول تو آپ نے احمدی کی بجائے "قادیانی" کا لفظ استعمال کیا ہے مدیر درنجف کو معلوم ہے۔ کہ احمدی محض قادیانی کہلانا پسند نہیں کرتے۔ جو شخص علمی بحث کرنے کا خواہاں ہو وہ کبھی اپنے فریق مخالف کو ایسے نام سے نہیں مخاطب کرے گا۔ جس کو وہ فریق مخالف پسند نہ کرتا ہو یہ کیسی علمی بحث ہے۔ کہ آپ چھٹتے ہی اپنے مخالف کی دلآزاری شروع کر دیں۔ یہ بے احتیاطی بابات خود علمی بحث کے منافی [illegible] ہے کہ آئندہ اس کا خیال رکھا جائے گا۔

پھر آپ فرماتے ہیں۔

"حضرت مرزا صاحب کی سترہ برس کی ابتدائی کتب تو صرف ایک ہی موضوع کی مظہر ہیں۔"

آپ نے اپنے اس الزام کی تائید میں تبلیغ رسالت کا حوالہ دیا ہے۔ جس میں مسیح موعود علیہ السلام نے بتایا ہے کہ آپ نے اپنی ہر کتاب میں انگریزوں کی تائید اور جہاد کی ممانعت کے بارے میں تقریریں لکھی ہیں۔ حوالہ تو درست ہے۔ مگر سوال یہ ہے۔ کہ کیا ان کتابوں میں صرف ایک ہی موضوع (جس کا حوالہ دیا ہے) بیان ہوا ہے۔ کیا مدیر درنجف نے آپ کی یہ سترہ سالہ تصانیف پڑھ کر اس امر کی تسلی کر لی تھی؟ کیا اسی کا نام علمی بحث ہے کہ بغیر ان کتب کے دیکھے مندرجہ ذیل ریمارک پاس کر دیا جائے۔

"یہ سترہ سالہ تصانیف جن پر ہزاروں روپیہ صرف ہوا۔ جو کئی الماریوں میں نہیں سما سکتیں۔ حرمت جہاد و اطاعت انگریز

(باقی دیکھیے صفحہ ۲ کالم ۴)

صحابہ کرامؓ جیسے اخلاق و قربانیاں پیش کریں

(از مکرم عطاء اللہ صاحب مجاہد مسقط و کویت بلاد عربیہ)

وہ عظیم الشان انسان وہ سید المرسلین و خاتم النبیین وہ ابراہیمی و اسمٰعیلی دعاؤں اور قربانیوں کا شیریں ثمر وہ سراج المنیر اور خدائی صفات کا مظہر اتم جس کا نام محمد صلی اللہ علیہ وسلم تھا اور جس کی عالی صفات اس کے نام محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) میں مضمر تھیں۔ وہ عرب کی ہی سرزمین اور مکہ معظمہ جیسے ہی بابرکت شہر میں پیدا ہوا بے شک ایک خدا تعالیٰ کا قائم کردہ عظیم الشان پاور ہاؤس اور براڈ کاسٹنگ اسٹیشن تھا جس کے پیچھے زمین و آسمان کی ملکیت و بادشاہت کا خدا اور اس کے عظیم الشان اور لا انتہا ملائکہ کا وجود اس کی ہر آن امداد کرتا رہا۔ اس کی آواز سے۔ اس کے کلام سے ایک جلالیت کی شان ٹپکتی تھی۔ اس کی آواز و کلام کو جو خدا کی آواز و کلام تھی نیک فطرتوں نے سنا۔ عشاق خدا آہستہ آہستہ اس کے ارد گرد حلقۂ اطاعت بنا کر بیٹھ گئے۔ وہ اس کی آواز پر لبیک۔ لبیک کی صدائیں بلند کرتے۔ وہ اس کی اطاعت میں تن من دھن سب کچھ قربان کرنے لگے۔ انہوں نے اس کی آواز کو سنا اور سمعنا و اطعنا کے الفاظ کہے۔ وہ کوئی عذر کرنا جانتے ہی نہ تھے وہ اپنا کچھ سمجھتے ہی نہ تھے۔ جو ان کے پاس تھا وہ سمجھتے تھے کہ وہ خدا تعالیٰ ذوالجلال والاکرام کا ہی عطیہ ہے اور وہ سمجھتے تھے کہ وہ جو کچھ بیان کر رہے ہیں۔ جو کچھ وہ خدا تعالیٰ کے راستہ میں قرضہ حسنہ دے رہے ہیں وہ بیسیوں گنا زیادتی کے ساتھ ان کو واپس مل جائے گا۔ ان کے قلوب میں خدا تعالیٰ کی ایک محبت تھی۔ اس کے رسول کا عشق تھا جس کے سامنے وہ اپنی تمام املاک و جانوں کو ایک ہیچ اور ناچیز چیز سمجھتے تھے۔ انہوں نے وہ کچھ کر دکھایا اور ایک قلیل ترین عرصہ میں کر دکھایا جو تمام دنیا کے علماء، وفضلاء اور تمام دیگر انبیاء کی امتیں ہزاروں برس کی لمبی مدت میں سر انجام دینے سے قاصر رہیں۔ ان کا وجود دنیا کے لئے ایک انقلابی وجود تھا۔ جب تک یہ زمین و آسمان یہ ستارے یہ سورج یہ چاند معرض وجود میں ہیں یہ ناممکن امر ہے کہ ان کی قربانیوں کو بھلایا جا سکے ان کی قربانیاں جہاں اس مادی دنیا کو ایک روحانی دنیا میں تبدیل کرنے والے حشر کا نمونہ تھیں۔ وہ اصحاب کرام حقیقی معنوں میں اس محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم کے عشاق تھے۔ ان کے اندر اللہ تعالیٰ نے بھی وہ طاقتیں ودیعت کیں جو اس کام و امانت کو سر انجام دینے والی تھیں جو اللہ تعالیٰ نے ان سے لینا چاہتا تھا۔ چنانچہ انہوں نے وہ کچھ کر دکھایا۔ جو رہتی دنیا تک یادگار رہے گا۔

ان کے اعلیٰ اخلاق ان کی قومی عادتیں بن چکے تھے۔ ان کی اطاعت کا نمونہ سمعنا و اطعنا کے الفاظ میں تھا۔ ان کی اطاعت کا نمونہ حضرت ابوبکرؓ جیسی شخصیت میں دیکھیں۔ جو کچھ گھر میں ہو گا وہ سب کچھ لا کر پیش خدمت کیا۔ پھر بھی دل میں قربانی کی تمنا ہے۔ وہ صحابہ کرام جیسا نمونہ اور قربانی کی روح پیدا کریں۔ صحابہ کرام خود کہلا کر یا صحابہ کرام کی صحبت میں رہ کر ان جیسی اطاعت اعلیٰ کا نمونہ دکھائیں۔ تاکہ وہ کام جلد سر انجام پا جائے جس کے لئے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم مبعوث ہوئے تا وہ کام دنیا کے سامنے آئے جس کی تکمیل کے لئے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے خادم اور قرآن کے خادم حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو اللہ تعالیٰ نے مبعوث فرمایا۔ کیا دنیا کے کوئی کام دین کے ہوں یا دنیا کے بغیر حقیقی قربانی کے سر انجام پاتے ہیں۔ آپ کے اموال لٹ چکے۔ آپ کے گھر ختم ہو چکے۔ آپ کے پیارے وطن چھینے گئے۔ ہر ایک وہ دنیوی کشش جو انسان کو غافل کر سکتی ہے ان سے آپ محروم ہوئے۔ اگر اب بھی آپ کی نظر دنیا کی طرف اٹھتی ہو تو آپ جیسا بد قسمت انسان اس دنیا میں کوئی پیدا نہ ہوا۔ صحابہ کرام نے جب سب کچھ خدا تعالیٰ کے راستہ میں قربان کر دیا تو کیا خدا تعالیٰ نے ان کو چھوڑ دیا جب حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اپنی پیاری بیوی اور اپنے پیارے بچے اسمٰعیلؑ کی ایک بیابان وطن میں قربانی دیدی۔ تو کیا خدا تعالیٰ کا فضل باراں نہ ہوا۔ کیا خدا تعالیٰ جیسا کوئی بھی وفادار اور غمگسار دنیا میں ہے کیا اسی ابراہیمؑ و اسماعیلؑ کی یادگار میں خدا تعالیٰ نے عید مقرر نہیں کی۔ کیا اسی کی یاد منانے کے لئے تمام دنیا کے مسلمان جمع نہیں ہوتے؟ کیا جب حضرت نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے خدا تعالیٰ کے فرمان کے مطابق اپنے محبوب وطن مکہ کو الوداع کیا تو خدا تعالیٰ نے وفاداری کا ہاتھ کھینچ لیا؟ کیا اس کی نصرت ختم ہو گئی۔ کیا اس کے قیمتی خزانے جو روحانی اور مادی تھے وہ ختم ہو گئے۔ کیا خدا تعالیٰ نے حضرت نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم و آپ کے صحابہ کرام کو روٹی دینی بند کر دی؟ کیا ان کے بال بچوں کو خدا تعالیٰ نے تن ڈھانکنے کے لئے کپڑا دینے سے انکار کر دیا۔ کیا وہ دنیا میں بے عزت ہو گئے۔ کیا دنیا ان پر فاتح ہو گئی۔ کیا ان پر بد قسمتی کی مار پڑی۔ کیا ان پر دین و دنیا کے انعامات حرام کر دیئے گئے۔ کیا ان کی بیویاں تمام دنیاوی عیش سے ہمیشہ کے لئے محروم کر دی گئیں۔ کیا ان کی یاد اس دنیا سے مٹا دی گئی؟

اگر نہیں اور ہرگز نہیں تو کیا وہ خدا تعالیٰ جو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم و صحابہ کرام اور ان کے بیوی بال بچوں کا خدا تھا وہ آج زندہ نہیں ہے کیا اس کا زمین و آسمان۔ سورج اور ستارے آج بھی قائم ہیں یا نہیں۔ کیا سونے اور چاندی کی کانیں آج بھی اس کے ہاتھ میں موجود ہیں یا نہیں؟ کیا وہ آج بھی دینے پر قادر ہے یا نہیں؟ کیا آپ کا نان نفقہ۔ کیا آپ کی دال روٹی و گوشت و سالن اور آپ کے اور آپ کے بال بچوں کے کپڑے اس زمین و آسمان کے بادشاہ کے لئے ایک بھاری بوجھ اور ناقابل برداشت بوجھ ہو چکے ہیں۔ کیا اس خدا نے آپ کے سامنے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو آپ کے سامنے چھوڑ دیا؟ کیا اس خدا نے آپ کے سامنے حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضؓ اور ان کی اولاد کو چھوڑ دیا؟ کیا اس خدا نے حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کو چھوڑ دیا؟ ان بزرگ وجودوں نے سب کچھ خدا کے لئے چھوڑ دیا۔ دنیا چھوڑ دی دنیا کی لذتیں اور کششیں خدا تعالیٰ کے لئے چھوڑ دیں۔ لیکن خدا تعالیٰ نے پھر ان تمام اشیاء کو ان کے قدموں میں لا ڈالا۔

پس اگر آپ دین و دنیا کے خزانے چاہتے ہیں تو خدا تعالیٰ کی فرمانبرداری اور قربانی کا مادہ پیدا کریں۔ اگر آپ کچھ چاہتے ہیں تو پہلے خدا تعالیٰ کے راستے میں سب کچھ دیں۔ تاکہ پھر یہ قرض بڑھ چڑھ کر تم کو واپس کر دیا جائے۔ اگر آپ صحابہ کرامؓ کے نقش قدم پر چلنا چاہتے ہیں تو ان کا نمونہ و ایثار قربانیاں پیش کریں۔ تاکہ آپ پر انعام و اکرام ہوں۔

کیا وہ مسلمان ہیں جن کی بہو بیٹیاں کفار کے ہاتھوں میں ہوں۔ اگر ان کے کفار کے ہاتھوں میں ہوتے ہوئے آپ کے دلوں میں جوش و غیرت نہیں بھڑکتی۔ آپ کا خون گرم نہیں ہوتا تو آپ کے اور دیوث مردوں کے درمیان کیا فرق ہے۔ کیا بے غیرت اور بے حیا بھی مسلمان ہوا کرتا ہے؟ اگر آپ کے پاس اپنا ایک پیسہ بھی موجود ہے اور اس سے رسول اور اس کے خدا کی بے عزتی ہو رہی ہے۔ تو کیا آپ بھی مسلمان کہلانے کے مستحق ہیں؟ اگر آپ کا پیارا وطن قادیان جو امام مہدی کے ظہور کا جائے مقام ہے۔ اس کے ہاتھ سے نکل جانے کے بعد آپ کے اندر کوئی قربانی کی روح جو دل و جان اور ہر ایک چیز قربان کرنے والی ہو پیدا نہیں ہو سکتی تو خدا را بتلائیں کہ کیا آپ بھی احمدی کہلانے کے مستحق ہیں؟

تجارتی روپیہ اور منافع

مورخہ ۲۰ اکتوبر ۱۹۰۲ء کو ظہر کے وقت ایک صاحب کی خاطر حضرت حکیم الامۃ نے ایک مسئلہ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام سے دریافت کیا کہ یہ ایک شخص ہیں جن کے پاس بیس بائیس ہزار روپیہ کے قریب موجود ہے۔ ایک سکھ ہے وہ ان کا روپیہ تجارت میں استعمال کرنا چاہتا ہے۔ اور ان کے اطمینان کے لئے اس نے تجویز کی ہے کہ یہ روپیہ بھی اپنے قبضہ میں رکھیں۔ لیکن جس طرح وہ ہدایت کرے اسطرح پر یہاں شے خرید کر جہاں کہے وہاں روانہ کریں اور جو روپیہ آئے وہ امانت رہے۔ سال کے بعد وہ سکھ دو ہزار چھ سو روپیہ ان کو منافع دے دیا کرے گا۔ یہ اس غرض سے یہاں فتویٰ دریافت کرنے کے لئے آئے ہیں۔ کہ یہ روپیہ جو ان کو سال کے بعد ملے گا۔ اگر سود نہ ہو تو شراکت کر لی جائے؟

اس پر حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا:۔ "چونکہ انہوں نے خود بھی کام کرنا ہے اور ان کی محنت کا دخل ہے اور وقت بھی صرف کریں گے۔ اس لئے ہر ایک شخص کی حیثیت کے لحاظ سے اس سے وقت اور محنت کی قیمت ہوا کرتی ہے۔ دس دس ہزار اور دس دس لاکھ روپیہ لوگ اپنی محنت اور وقت کا معاوضہ لیتے ہیں۔ لہذا میرے نزدیک تو یہ روپیہ جو ان کو وہ دیتا ہے سود نہیں ہے۔ اور میں اس کے جواز کا فتویٰ دیتا ہوں۔ سود کا لفظ تو اس روپیہ پر دلالت کرتا ہے جو مفت بلا محنت کے (صرف روپیہ کے معاوضہ میں) لیا جاتا ہے۔ اب اس ملک میں اکثر مسائل زیر و زبر ہو گئے ہیں۔ کل تجارتوں میں ایک نہ ایک حصہ سود کا موجود ہے۔ اس لئے اس وقت نئے اجتہاد کی ضرورت ہے۔"

(البدر یکم نومبر ۱۹۰۲ء ص۳ و الحکم ۲۴ نومبر ۱۹۰۲ء ص۱۱)

ناظر تعلیم و تربیت

روح اور علم النفس

از مکرم خلیفہ صلاح الدین احمد صاحب

(۲)

جسم انسانی میں روحانی دفتر عمل کے اللہ تعالیٰ نے تین شعبے بیان فرمائے ہیں۔ نفس امارہ۔ نفس لوامہ اور نفس مطمئنہ۔ جو کہ انسانی اعمال اور کردار پر اثر انداز ہوتے ہیں۔ ماہرین نفسیات نے بھی اس حقیقت سے دوچار ہونے کے بعد کہ انسانی جسم کے اعمال مادی اور مشینی نظام کے ماتحت نہیں ہیں۔ بلکہ روحانی اور شعوری ( ) نظام کے زیر تصرف ہیں۔ اس نظام کو سمجھنے کی کوشش میں مختلف نظریئے قائم کئے ہیں۔ گو فروعی طور پر ان نظریوں میں اختلاف نظر آتا ہے مگر اصولی اور بنیادی رنگ میں روحانی اور شعوری نظام کی تقسیم کے لحاظ سے قریباً سب متفق ہیں۔ نفسیات کا مشہور پروفیسر سگمنڈ فرائڈ تحلیل نفسی کی تاریخ بیان کرتے ہوئے لکھتا ہے۔

"انسان کی روحانی زندگی کے متعلق تحلیل نفسی کے ذریعے کوئی مکمل نظریہ قائم کرنے کا کبھی دعویٰ نہیں کیا۔ ہاں اس کے ذریعہ حاصل شدہ حقائق کو ان معلومات کی اصلاح اور تکمیل کے لئے استعمال کیا جاتا ہے۔ جو کہ دیگر طریقوں سے حاصل ہوتے ہیں۔"

غرض روحانی نظام جو انسانی زندگی کا لب لباب ہے اس کو کماحقہ سمجھنے سے موجودہ سائنس قاصر ہے۔ مگر اس کے ظاہری اثرات اور رد عمل کے ذریعے ایک حد تک معلومات کا ذخیرہ مل جاتا ہے۔ جس کی بنا پر ماہرین علم النفس نے نظریئے قائم کئے۔ چنانچہ فرائڈ بیان کرتا ہے کہ "نفسی نظام میں جیسا کہ ہم نے مشاہدہ کیا ہے۔ ایسی دبی ہوئی خواہشات پائی جاتی ہیں۔ جو کہ پہلے شعبہ (first system) سے تعلق رکھتی ہیں۔ ان خواہشات کو دبانے والا اور ان کو عمل سے روکنے والا دوسرا شعبہ (second system) ہے"

چنانچہ نفس انسانی کی تفصیلی تقسیم فرائڈ اس طرح کرتا ہے۔ کہ انسان کی فطرتی اور جبلی خواہشات مثلاً جنس بقائے مالکیت۔ منافرت۔ محبت۔ غصہ وغیرہ ذہن کے لاشعوری حصہ سے اٹھتی ہیں۔ ان جبلی خواہشات کا اظہار کرنے والے نفس کا نام اس نے اڈ (Id) رکھا ہے۔ پھر وہ نفس جو ان جبلی خواہشات کے زور یعنی اڈ کا احتساب اور موازنہ (Cencer) کرتا ہے یعنی بعض خواہشات کو تکمیل کے لئے راستہ دے دیتا ہے اور بعض کو دبا دیتا (Repress) ہے اس نفس کا نام ایگو (Ego) رکھتا ہے۔ اس کے بعد ایک اور نفسی حالت پیدا ہوتی ہے۔ جو موازنہ کرتی ہے کہ ایگو نے کام میں کہاں تک غلط یا درست رفت ہے۔ اور اس کے عمل کا بیرونی ماحول اور سوسائٹی کے قوانین کے مقابل پر کیا اثر ہے۔ اور بعض اوقات ناصحانہ اور ناقدانہ طریقہ بھی اختیار کر لیتا ہے۔ اس نفسی حالت کو نفس اعلیٰ یا سپر ایگو (Supper Ego) سے موسوم کرتا ہے۔

یہ نفس انسانی کے تین شعبے محللین نفسی کے نزدیک بنیادی طور پر مسلمہ ہیں۔ پہلا جبلیت کا گہوارہ جس میں کہ سوچ بچار کا مادہ یا اچھے برے کی پہچان نہیں ہوتی بلکہ ہر بنیادی خواہش کو بہتے راستے سے اڈ کے ذریعہ جاری رکھتا ہے۔ دوسرے احتساب کرنے والا نفس جس کو فرائڈ کبھی (Cencer)، اور کبھی (Ego Instinct) سے تعبیر کرتا ہے۔ اور ولیم میکڈوگل عزت نفسی (Self Regard) گردانتا ہے۔ اور تیسرے سپر ایگو یا نفس اعلیٰ جو انسان کو اس کے اعمال اور کردار کے نتیجے میں پریشان یا مطمئن رکھتا ہے۔ اور خود زندگی کے مقصد کی تلاش میں پریشان رہتا ہے۔ ان شعبوں کی تشریح اور طریقہ کار کے متعلق ماہرین نفسیات میں اس قدر اختلاف ہے کہ اس کے نتیجہ میں نفسیات کے مختلف سکول قائم ہو چکے ہیں۔ اور ہر سکول اپنی دریافت پر اتنا ہی مضبوطی اور دیانتداری سے قائم ہے جتنا کہ اس کا مدمقابل۔ ان اختلافات کو سلجھانے کے لئے کسی روحانی عالم میں دسترس رکھنے والے اور عرفان الٰہی سے منور ہستی کی ضرورت ہے۔ حقیقت میں روحانیات کے میدان میں یہ مادہ پرست سائنس کے دعویدار ایک حد تک معذور ہیں۔ جیسا کہ زندگی کے مقصد اور خواب کی حقیقت کے بیان میں اور واضح ہو جائیگا۔ ان کی مثال بعینہ ان اندھوں کی سی ہے جن کو پتہ لگا کہ ایک عظیم الجثہ عجیب الخلقت جانور آیا ہے۔ جو کہ چلتا پھرتا کھاتا پیتا اور کام بھی کرتا ہے۔ جس کو لوگ ہاتھی کہتے ہیں۔ مگر اندھوں نے تجسس کے جوش میں خود مشاہدہ کرنے کے لئے ہاتھی کو ٹٹولنا شروع کر دیا۔ اور جو جو عضو جس کے ہاتھ میں آیا۔ اسی کو ہاتھی سمجھ بیٹھے اور بڑے وثوق سے بیان کرنے لگے۔ ایک کہتا ہاتھی تو ایک بڑے اژدہا کی طرح کی صرف سونڈ ہے۔ دوسرا صرف پیٹ کی بڑائی بیان کرنے سے نہ تھکتا کوئی ٹانگوں سے ہی چمٹ کر رہ گیا۔ ضرورت تو تھی کہ کوئی سوجاکھا ان کو راہ دکھاتا اور ان سب کو جوڑ کر اور جو مشاہدہ میں کمی رہ گئی تھی وہ ملا کر ہاتھی کی شکل بنا دیتا۔ چنانچہ ماہرین نفسیات بھی زیادہ تر اپنے اپنے مشاہدات پر بڑا فخر رکھتے ہیں۔ اور اس کو موجودہ سائنس میں ایک بیش بہا اور مفید اضافہ گردانتے ہیں۔ مگر ان کو کون بتلائے کہ آج سے تیرہ صد سال قبل قرآن حکیم میں حضرت باری تعالیٰ عز اسمہٗ نے بنی نوع انسان کی ہدایت اور اصلاح نفس کے لئے یہ حقیقت نہایت بلیغ اور فصیح الفاظ میں بیان فرما دی تھی۔ اور آج ان روحانی اندھوں کی رہبری اور ہدایت کے لئے ایک عرفان الٰہی سے معمور اور نور ہدایت سے روشن انسان نے اس کی ایسی تشریح فرمائی ہے۔ کہ قرآن عظیم کے الہامی کلام ہونے اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت میں کسی شک شبہ کی گنجائش نہیں رہتی۔ عاجز یہ تشریح حضرت اقدس کے اپنے جامع مانع اور مبارک الفاظ میں اسلامی اصول کی فلاسفی سے پیش کرتا ہے۔

اقسام حالات ثلاثہ انسانی

اب واضح ہو کہ پہلا سوال انسان کی طبعی اخلاقی اور روحانی حالتوں کے بارے میں ہے۔ سو جاننا چاہیئے۔ کہ خدا تعالیٰ کے پاک کلام قرآن شریف نے ان تین حالتوں کی اس طرح پر تقسیم کی ہے۔ کہ ان تینوں کے علیحدہ علیحدہ تین مصدر ٹھہرائے ہیں۔ یا یوں کہو کہ تین سرچشمے قرار دیئے ہیں جن میں سے جدا جدا یہ حالتیں نکلتی ہیں۔

پہلی حالت نفس امارہ

چنانچہ پہلا سرچشمہ جو تمام طبعی حالتوں کا مورد اور مصدر ہے اس کا نام قرآن شریف نے نفس امارہ رکھا ہے۔ جیسا کہ وہ فرماتا ہے ان النفس لامارة بالسوء پ۱۳ ع۱ یعنی نفس امارہ میں یہ خاصیت ہے کہ وہ انسان کو بدی کی طرف جو اس کے کمال کے مخالف اور اس کی اخلاقی حالتوں کے برعکس ہے جھکاتا ہے۔ اور ناپسندیدہ اور بد راہوں پر چلانا چاہتا ہے۔ غرض بے اعتدالیوں اور بدیوں کی طرف جانا انسان کی ایک حالت ہے۔ جو اخلاقی حالت سے پہلے اس پر طبعاً غالب ہوتی ہے۔ اور یہ حالت اس وقت طبعی حالت کہلاتی ہے۔ جب تک انسان عقل اور معرفت کے زیر سایہ نہیں چلتا۔ بلکہ چارپایوں کی طرح کھانے پینے سونے۔ جاگنے یا غصہ اور جوش دکھلانے وغیرہ امور میں طبعی جذبات کا پیرو رہتا ہے۔ اور جب انسان عقل اور معرفت کے مشورہ سے طبعی حالتوں میں تصرف کرتا اور اعتدال مطلوب کی رعایت رکھتا ہے۔ اس وقت ان تینوں حالتوں کا نام طبعی حالتیں نہیں رہتا بلکہ اس وقت یہ حالتیں اخلاقی حالتیں کہلاتی ہیں۔ جیسے کہ آگے بھی اس کا کچھ ذکر آئیگا۔

دوسری حالت نفس لوامہ

اور اخلاقی حالتوں کے سرچشمہ کا نام قرآن شریف میں نفس لوامہ ہے۔ جیسا کہ وہ قرآن شریف میں فرماتا ہے۔ ولا اقسم بالنفس اللوامة پ۲۹ ع۱۷ یعنی میں اس نفس کی قسم کھاتا ہوں جو بدی کے کام اور ہر ایک بے اعتدالی پر اپنے تئیں ملامت کرتا ہے۔ یہ نفس لوامہ انسانی حالتوں کا دوسرا سرچشمہ ہے جس سے اخلاقی حالتیں پیدا ہوتی ہیں۔ اور اس مرتبہ پر انسان دوسرے حیوانات کی مشابہت سے نجات پاتا ہے۔ اور اس جگہ نفس لوامہ کی قسم کھانا اس کو عزت دینے کے لئے ہے۔ گویا وہ نفس امارہ سے نفس لوامہ بن کر بوجہ اس ترقی کے جناب الٰہی میں عزت پانے کے لائق ہو گیا۔ اور اس کا نام لوامہ اس لئے رکھا کہ وہ انسان کو بدی پر ملامت کرتا ہے۔ اور اس بات پر راضی نہیں ہوتا کہ انسان اپنے طبعی لوازم میں شتر بے مہار کی طرح چلے اور چارپایوں کی زندگی بسر کرے۔ بلکہ یہ چاہتا ہے کہ اس سے اچھی حالتیں اور اچھے اخلاق صادر ہوں۔ اور انسانی زندگی کے تمام لوازم میں کوئی بے اعتدالی ظہور میں نہ آوے اور طبعی جذبات اور طبعی خواہشیں عقل کے مشورہ سے ظہور پذیر ہوں۔ پس چونکہ وہ بری حرکت پر ملامت کرتا ہے۔ اس لئے اس کا نام نفس لوامہ ہے۔ یعنی بہت ملامت کرنے والا۔ اور نفس لوامہ اگرچہ طبعی جذبات کو پسند نہیں کرتا بلکہ اپنے تئیں ملامت کرتا رہتا ہے لیکن نیکی کے بجا لانے پر پورے طور پر قادر بھی نہیں ہو سکتا۔ اور کبھی نہ کبھی طبعی جذبات اس پر غلبہ کر جاتے ہیں۔ تب گر جاتا ہے اور ٹھوکر کھاتا ہے۔ گویا وہ ایک کمزور بچہ کی طرح ہوتا ہے۔ جو گرنا نہیں چاہتا۔ مگر کمزوری کی وجہ سے گرتا ہے۔ پھر اپنی کمزوری پر نادم ہوتا ہے۔ غرض یہ نفس کی وہ اخلاقی حالت ہے۔ جب نفس اخلاق فاضلہ کو اپنے اندر جمع کرتا ہے۔ اور سرکشی سے بیزار ہوتا ہے مگر پورے طور پر غالب نہیں آ سکتا۔

تیسری حالت نفس مطمئنہ

پھر ایک تیسرا سرچشمہ ہے جس کو روحانی حالتوں کا مبدء کہنا چاہیئے۔ اس سرچشمہ کا نام قرآن شریف نے نفس مطمئنہ رکھا ہے جیسا کہ وہ فرماتا ہے یا ایتھا النفس المطمئنة ارجعی الی ربک راضیة مرضیة فادخلی فی عبادی وادخلی جنتی پ۳۰ ع۱۵ یعنی اے نفس آرام یافتہ جو خدا سے آرام پا گیا اپنے خدا کی طرف واپس چلا آ۔ تو اس سے راضی اور وہ تجھ سے راضی۔ پس میرے بندوں میں مل جا اور میرے بہشت کے اندر آجا۔ یہ وہ مرتبہ ہے جس میں نفس تمام کمزوریوں سے نجات پا کر روحانی قوتوں سے بھر جاتا ہے اور خدا تعالیٰ سے ایسا پیوند کر لیتا ہے کہ اس کے بغیر جی بھی نہیں سکتا۔ اور جس طرح پانی اوپر سے نیچے کی طرف بہتا اور بسبب اپنی کثرت اور نیز روکوں کے دور ہونے سے بڑے زور سے چلتا ہے۔ اسی طرح وہ خدا کی طرف بہتا چلا جاتا ہے۔ اسی کی طرف اشارہ ہے جو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اے وہ نفس جو خدا سے آرام پا گیا۔ اس کی طرف واپس چلا آ۔ پس وہ اسی زندگی میں نہ موت کے بعد ایک عظیم الشان تبدیلی پیدا کرتا ہے۔ اور اسی دنیا میں نہ دوسری جگہ ایک بہشت اس کو ملتا ہے۔ اور جیسا کہ اس آیت میں لکھا ہے کہ تو اپنے رب کی طرف یعنی پرورش کرنے والے کی طرف واپس آ۔ ایسا ہی اس وقت یہ خدا سے پرورش پاتا ہے۔ اور خدا کی محبت اس کی غذا ہوتی ہے۔ اور اسی زندگی بخش چشمہ سے پانی پیتا ہے۔ اس لئے موت سے نجات پاتا ہے جیسا کہ دوسری جگہ اللہ تعالیٰ قرآن شریف میں فرماتا ہے۔ قد افلح من زکھا۔ وقد خاب من دسھا۔ پ۳۰ ع۱۹۔ یعنی جس نے ارضی جذبات سے اپنے نفس کو پاک کیا وہ بچ گیا۔ اور نہیں ہلاک ہوگا۔ مگر جس نے ارضی جذبات میں جو طبعی جذبات ہیں اپنے تئیں چھپا دیا۔ وہ زندگی سے ناامید ہو گیا۔"

یوم التبلیغ کی رپورٹوں کا خلاصہ

ظفر اسماعیل صاحب سیکرٹری تبلیغ فضل عمر ہوسٹل تحریر فرماتے ہیں کہ ہوسٹل کے طلباء کے ۱۱ گروپ بنائے گئے اور انہیں مختلف حلقہ جات میں تبلیغ کے لئے بھیجا گیا مجموعی طور پر ۱۳۵۰ اشتہار تقسیم کئے گئے۔ ۷۵ کے قریب اشخاص سے زبانی گفتگو و تبادلہ خیالات کیا گیا۔ اعتراضات کے مناسب جوابات دیئے گئے۔

اخبارات کے نمائندوں و ایڈیٹروں سے ملاقات کی۔ اشتہارات دیئے اور مختصر گفتگو کی گئی۔ اس خاص موقعہ کے لئے مجلس تبلیغ تعلیم الاسلام کالج نے ایک ٹریکٹ بعنوان شان رسول طبع کرایا۔ خدا تعالےٰ کے فضل سے یہ تبلیغی دورہ بہت کامیاب رہا۔

جماعت احمدیہ ہڑپہ ضلع منٹگمری نے یوم تبلیغ منایا۔ ہڑپہ کے احمدی احباب نے تبلیغ میں حصہ لیا۔ بعض جگہوں پر مخالفت ہوئی۔ لیکن مجموعی کام میں کوئی زیادہ حرج نہیں ہوا۔ ایک معزز فوجی خاندان میں بھی تبلیغ کی گئی۔ خدا تعالےٰ کے فضل سے اثر اچھا رہا۔

محمد حیات صاحب نائب امیر جماعت احمدیہ اور چھال ضلع سرگودھا تحریر کرتے ہیں۔ کہ جماعت اور چھال نے ۲۵ ستمبر کو یوم تبلیغ منایا اور دوستوں نے موضع جھوراں۔ بھابڑا وغیرہ دیہات میں جاکر تبلیغ کی۔ مجموعی طور پر اثر اچھا رہا۔

محمد دین صاحب نائب امیر جماعت آنبہ ضلع شیخوپورہ سے لکھتے ہیں۔ جماعت احمدیہ آنبہ نے ۲۵ ستمبر کو یوم التبلیغ منایا۔ دوستوں کو نو گروپ میں تقسیم کرکے تبلیغ کے لئے بھیجا گیا۔ عورتوں نے بھی اس میں حصہ لیا۔

جماعت احمدیہ چک $\frac{93}{6 \cdot R}$ ریاست بہاولپور نے ۲۵ ستمبر کو یوم التبلیغ منایا۔ جماعت کے دوستوں کو آٹھ گروپ میں تقسیم کرکے ہر گروپ کے ذمہ ایک ایک دو دو چک مقرر کئے گئے۔ تمام دوستوں نے سارا دن نہایت اہتمام کیا تھا گو ادا۔ نیز مستورات نے بھی اس میں حصہ لیا۔

جماعت احمدیہ منٹگمری نے یوم التبلیغ حسب پروگرام پورے انہماک سے منایا اور لٹریچر تقسیم کیا گیا۔ دوستوں کو ۱۰ وفود میں تقسیم کرکے تبلیغ کے لئے بھیجا گیا۔ سب دوست صبح ۸ بجے سے شام کے ۶ بجے تک مصروف عمل رہے۔ مجسٹریٹوں۔ وکیلوں۔ دوکانداروں عام شہریوں اور دیگر محکموں کے بڑے اور چھوٹے افسروں کو تبلیغ کی گئی۔ تقریباً ۳۵۰ افراد تک پیغام حق پہنچایا گیا۔

جماعت احمدیہ ترگڑی ضلع گوجرانوالہ نے یوم التبلیغ منایا۔ اردگرد کے گاؤں میں تبلیغ اور ٹریکٹ تقسیم کئے مجموعی طور پر اچھا اثر رہا۔

جماعت احمدیہ سیالکوٹ چھاؤنی نے منظم طور پر یوم التبلیغ منایا۔ فوجی افسروں کو تبلیغ کی گئی۔ دوستوں نے دن کا کافی حصہ تبلیغ میں صرف کیا۔ اور ٹریکٹ تقسیم کئے۔

(نظارت دعوۃ و تبلیغ)

فہرست رائے دہندگان کی تیاری کا پہلا دور

اس وقت مغربی پنجاب اسمبلی کے رائے دہندگان کی فہرستیں تیار ہو رہی ہیں جس حد تک اس تیاری کا تعلق پبلک کے ساتھ تھا وہ ۳۰ ماہ ستمبر کو ختم ہو چکا ہے اور ان کی کتابت اور طباعت کا کام شروع ہو رہا ہے۔ بعض دوست دریافت فرماتے ہیں کہ باوجود کوشش کے سرکاری ملازمین کی کوتاہی یا غلطی سے کسی ایسے فرد کا نام جن کا نام قواعد کے ماتحت فہرست میں درج ہونا چاہیئے تھا۔ درج ہونے سے رہ جائے یا کسی نام کا اندراج مطبوعہ فہرست میں درست شائع نہ ہو تو کیا فہرستوں کے شائع ہو جانے کے بعد بھی اسکی تصحیح ہو سکے گی یا وہ لوگ حق رائے دہندگی سے محروم رہ جائینگے؟۔ گو حکومت کی طرف سے اسبارہ میں کوئی اعلان نہیں ہوا۔ تاہم گذشتہ قانون اور دستور کو مدنظر رکھتے ہوئے یہی غالب خیال ہے کہ فہرستوں کی طباعت کے بعد ان کو شائع کر دیا جائیگا ان فہرستوں کی کاپیاں متعلقہ ضلعوں۔ تحصیلوں تھانوں۔ میونسپل کمیٹی کے دفتروں اور پٹواریوں کے دفتروں میں لگا دی جائیں گی۔ اور حکومت کی طرف سے اعلان کر دیا جائیگا۔ کہ لوگ انہیں دیکھ لیں اور اگر کسی کا نام درج ہونے سے رہ گیا ہو یا غلط اندراج کی تصحیح مقصود ہو یا کسی درج شدہ اندراج پر اعتراض ہو تو ہر شخص کو حق حاصل ہوگا کہ اپنے دعاوی اور اعتراضات مقررہ فارموں پر مقررہ تاریخوں کے اندر مقررہ افسران کے سامنے پیش کر دیں ایسے دعاوی اور اعتراضات کا فیصلہ ہونے کے بعد ان کے مطابق فہرستوں کے ضمیمے شائع ہو جائینگے۔ اسلئے اب احباب کو اس موقع کا خیال رکھنا چاہیئے۔

(شعبہ انتخابات نظارت امور عامہ)

نماز با جماعت میں دوڑ کر ملنا

اسلام میں نماز باجماعت کے مسئلہ کو جو اہمیت حاصل ہے وہ ظاہر ہے۔ سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ نے بار بار خطبات جمعہ میں اسبارہ میں ہدایات ارشاد فرما چکے ہیں۔ بعض احباب نماز باجماعت کے لئے جب مسجد میں آتے ہیں۔ تو نماز کو کھڑا دیکھکر دوڑتے ہیں۔ اور آگر صف میں ملجاتے ہیں۔ سانس پھولا ہوتا ہے اور سبحان ربی العظیم۔ سبحان ربی العظیم کہتے جاتے ہیں۔ اور خیال کرتے ہیں کہ ہم نے بہت بڑی نیکی حاصل کر لی ہے اور خدا کے فریضہ کو پورا کر دیا ہے۔ حالانکہ ایسا کرنے سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے روکا ہے اور فرمایا ہے۔ کہ نماز باجماعت میں دوڑ کر ملنا درست طریق نہیں۔ اگر کوئی پیچھے رہ جائے۔ تو اسے دوڑ کر نہیں ملنا چاہیئے۔ کہ یہ امر وقار اور سکینت کے خلاف ہے۔ مومن کو چاہیئے کہ وقار اور سکینت کی صورت کو اختیار کرے مگر یہ صورت کیوں پیدا ہوئی؟ اس کا جواب یہ ہے۔ کہ یہ ہماری غفلت کے نتیجہ میں پیدا ہوئی اگر ہم اذان سنکر مسجد کی طرف آتے اور وقت کی پابندی کرتے تو ہمیں دوڑ کر ملنے کی ضرورت پیش نہ آتی۔ بلکہ ہم مسجد میں ایسے وقت میں پہونچ جاتے کہ فرضوں سے پہلی سنتیں پڑھتے اور پھر امام کے ساتھ فرض نماز میں شامل ہو جاتے۔ اس طرح کوئی امر وقار اور سکینت کے خلاف نہ ہوتا۔ اور خدا کے حکم کو صحیح طور پر بجا لاتے۔ مگر ہم اذان سنکر اسبات کی انتظار میں بیٹھتے ہیں کہ نماز کب کھڑی ہوتی ہے مسجد میں جاکر بیکار بیٹھنا نہ پڑے اور ہم اپنے کام میں مصروف ہوتے ہیں۔ جب امام اللہ اکبر کہکر نماز شروع کرتا ہے۔ تب ہمارے دوست دگڑ دگڑ کرتے ہوئے مسجد میں آ بیٹھتے ہیں اور رکوع میں شامل ہونے کی کوشش کرتے ہیں۔ ظاہر ہے کہ یہ امر دینی شوق پر دلالت نہیں کرتا۔ بلکہ دین سے لاپرواہی پر دلالت کرتا ہے۔ اگر ہم ایسے ہی دین کے والہ و شیدا ہیں کہ ہم ایک رکعت بھی نماز باجماعت سے پیچھے رہنے کو برداشت نہیں کر سکتے۔ تو چاہیئے کہ دوسری نماز میں ہم اول وقت آنے کی کوشش کریں۔ لیکن جب ہم پھر نماز میں دیر سے آتے ہیں اور دوڑ کر رکوع میں آملتے ہیں تو اس کے یہ معنے ہیں۔ کہ نماز کو ہم چٹی خیال کرتے ہیں اور چاہتے ہیں کہ جس طرح ہو سکے۔ جلد یہ چٹی ہمارے سر سے اتر جائے۔ دین کا شوق صحابہ کو تھا۔ ایک صحابی ایک دفعہ نماز باجماعت سے پیچھے رہ گئے۔ تو سارا دن ندامت اور پشیمانی میں گزارا۔ اور استغفار کرتے رہے۔ دوسرے دن صبح سویرے آکر انہیں کسی نے جگا دیا۔ صحابی نے پوچھا۔ تم کون ہو۔ کہا۔ میں شیطان ہوں۔ کہا۔ شیطان کا کیا کام ہے۔ کہ نماز کے لئے جگائے کہا کہ کل تمہیں سلائے رکھا۔ تم نے اتنی توبہ و استغفار کی۔ اور ندامت و پشیمانی میں سارا دن گزارا کہ خدا نے ایک نماز کی بجائے کئی نمازوں کا ثواب لکھدیا۔ اسلئے آج میں نے نماز کے لئے جگا دیا کہ صرف ایک نماز کا ثواب لو۔ سو میں نے تو اپنا ہی کام کیا ہے۔ کہ تم زیادہ نیکی نہ کر سکو۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ صحابہ کرام میں نیکی کا کتنا اعلےٰ اور عظیم الشان جذبہ تھا۔ لمثل ھذا فلیعمل العاملون

(خاکسار:۔ قمر الدین مولوی فاضل از ربوہ)

سیالکوٹ کا جلسہ سالانہ

جماعت ہائے احمدیہ ضلع سیالکوٹ کے سالانہ جلسہ میں جو کہ ۲۳-۲۴ اکتوبر ۱۹۴۹ء کو ہو رہا ہے۔ مضامین میں مندرجہ ذیل تبدیلی کی گئی ہے۔ اس کا اعلان کیا جاتا ہے۔

(۱) سید احمد علی شاہ صاحب کا مضمون اب بجائے "کمیونزم اور اسلام" کے "اسلام کی نشاۃ ثانیہ کے لئے پاکستان کا خدائی انتخاب"

(۲) مولوی عبد المالک صاحب کے اب دو مضامین ہوں گے۔

(۱) آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا مقام (۲) اتحاد بین المسلمین

(۳) چوہدری نذیر احمد صاحب ایم۔ اے سیکرٹری انجمن احمدیہ۔ تعمیر لیکچر گاہ کی اپیل

(۴) حضرت صاحبزادہ میاں ناصر احمد صاحب کے مضامین مندرجہ ذیل ہوں گے۔

(۱) تربیت اولاد (۲) خدام الاحمدیہ کی ذمہ داریاں

(۳) کمیونزم کے اقتصادی نظام کے نقائص

مفصل پروگرام انشاء اللہ تعالےٰ جلدی شائع کیا جاوے گا۔

(امیر جماعت احمدیہ سیالکوٹ)

درخواستہائے دعا

عرض ہے کہ میرے بڑے بھائی محمد رفیع واقفِ زندگی کو اللہ تعالیٰ نے تقریباً سات سال کے بعد لڑکی عطا فرمائی ہے۔ احباب سے درخواست ہے۔ کہ زچہ و بچہ کی صحت کے لئے دعا کریں۔ بچی کے خادم دین بننے کے لئے دعا فرمائیں۔

(ایم محمد لطیف احمدی چونڈہ۔ ضلع سیالکوٹ)

۲۔ میرے والد مکرم ڈاکٹر نورالدین صاحب بعارضہ بخار بیمار ہیں جماعت کے احباب و بزرگان سلسلہ خاص کر درویشان قادیان سے استدعا ہے۔ کہ والد صاحب کے لئے دردِ دل سے دعا فرما دیں کہ اللہ تعالیٰ والد صاحب کو صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرما دے نیز ہر قسم کی مشکلات سے نجات دے آمین ثم آمین (خاکسار حسن محمد بدوملہی حال ربوہ ضلع جھنگ)

۳۔ میں بعارضہ کھانسی بیمار ہوں۔ رات کو نیند بھی نہیں آتی۔ سخت تکلیف ہے۔ احباب صحت کے لئے دعا فرمائیں۔

(فضل دین باغ بانپورہ لاہور)

۴۔ میرے والد صاحب مکرمی منشی محمد حنیف صاحب جگر اور گردہ متورم ہونے کی وجہ سے سخت بیمار ہیں۔ احباب ان کی شفایابی کے لئے دعا فرمائیں۔ (محمد حمید احمد کراچی)

۵۔ خاکسار کی اہلیہ دو تین روز سے بعارضہ پیچش بیمار ہے احباب سے دعا کی درخواست ہے۔ (احمد حسین)

میری لڑکی عرصہ دراز سے بخار اور دیگر عوارض سے بیمار ہے اور اب قدرے افاقہ ہے۔ احباب اس کی کامل صحت کے لئے دعا فرمائیں۔

(عبدالکریم از کالیہ)

کیا آپ نے تحریکِ جدید کا وعدہ ادا کر دیا ہے؟

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ماہ نومبر میں انشاء اللہ تعالیٰ تحریک جدید کے سال نو کا آغاز فرما دیں گے۔ تحریک جدید کے تمام وعدہ کرنیوالے دوستوں کے وعدے اس سے قبل ادا ہو جانے ضروری ہیں۔ سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز۔ وعدوں کی ادائیگی کے متعلق فرماتے ہیں:-

"اگر کوئی اپنی مرضی سے کوئی چندہ لکھاتا اور کسی قربانی کیلئے اپنے آپ کو پیش کرتا ہے۔ تو اسکا فرض ہے۔ کہ اپنے عہد کو نبھلائے۔ خواہ کس قدر ہی تکلیف ہو۔ اور یقین رکھے کہ خدا تعالیٰ کیلئے موت قبول کرکے انسان موت کا شکار نہیں ہوتا۔ بلکہ موت سے محفوظ ہو جاتا ہے۔ اور جس کی نیت وعدہ پورا کرنے کی نہ ہو وہ وعدہ کرے ہی نہیں۔ کیونکہ کبر مقتا عند اللّٰہ ان تقولوا ما لا تفعلون اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ ہم اس بات سے سخت ناراض ہوتے ہیں۔ کہ تم خوشی سے عہد کرو اور پھر عملی رنگ میں اسے پورا نہ کرو۔

.... میں تمام جماعتوں کو توجہ دلاتا ہوں کہ اگر وعدہ پورا کرنے کا ارادہ نہ ہو۔ تو وعدے ہی نہ کیا کرو۔ اور اگر اپنی خوشی سے وعدہ کرو تو پھر چاہے موت آجائے چاہے ذلت برداشت کرنی پڑے ان وعدوں کو پورا کرو۔"

مجاہدین تحریک جدید:—! آپ کی موعودہ رقم کا انتظار ہے۔

وکیل المال تحریک جدید — ربوہ

مصر میں مخلوط عدالتوں کا خاتمہ

قاہرہ ۱۵ اکتوبر۔ تقریباً چار سو سال کے بعد آج ہفتہ سے پہلی بار غیر ملکیوں پر عدالتی اختیارات مکمل طور پر ملکی عدالتوں کو دے دیئے گئے ہیں۔ دس ہزار مقدمے جو مخلوط عدالتوں کے سامنے ہنوز فیصلے کے لئے ابھی باقی ہیں۔ قومی عدالتوں کے اندر خاص ایوانوں میں ایک قانون کے ذریعہ طے کئے جائیں گے۔ جس کے لئے ایسے مصری مجسٹریٹ اور کلرک مخصوص کر دیئے گئے ہیں۔ جن کو مخلوط عدالتوں کا تجربہ ہے یہ بھی تجویز کی گئی ہے کہ مخلوط عدالتوں کے ججوں کی ایک مشاورتی بورڈ قائم کی جائے جو مصر میں غیر ملکیوں کی ذاتی حیثیت کے سوالات پر مشورہ دے توقع ہے کہ کابینہ اس تجویز کو منظور کر دے گی۔ کیونکہ بین الاقوامی عمل کے تحت یہ کام ہے کہ شادی اور طلاق جیسے ذاتی حیثیت کے سوالات پر مقدمہ غیر ملکی کے اصلی وطن کے قانون کے مطابق چلایا جائے۔ مخلوط عدالتیں مصر میں ۱۸۷۶ء میں وجود میں آئیں تھیں تاکہ غیر ملکی قنصلی عدالتی اختیارات سے جو ناجائز فائدہ اٹھا رہے تھے۔ اس کو ختم کیا جا سکے۔ ان کا پہلا کام خدیو اسمٰعیل کے وقت سے حکومت کے خلاف چار کروڑ پونڈ کے دعووں کا فیصلہ کرنا تھا۔ ان میں سے بہت سے کیس دھوکے بازی پر مشتمل تھے۔ اس کا اظہار اس واقعہ سے ہوتا ہے کہ تین کروڑ فرانک کا ایک دعویٰ ایک ہزار پونڈ پر طے ہوا۔

قومی عدالتیں ۱۸۸۳ء میں قائم کی گئیں ۱۸۹۴ء تک مخلوط عدالتوں کے اختیارات بہت بڑھ گئے اور بعد کی تاریخ میں ۱۹۳۶ء تک اس بار آہستہ آہستہ اصلاحات ہوتی رہیں اس سال برطانوی مصری معاہدے کے تحت ان عدالتوں کو بے قاعدہ قرار دیدیا گیا۔ اس کے ایک سال بعد مونٹرو کنونیشن کے ذریعہ اس کی بین الاقوامی طور پر تصدیق کر دی گئی۔ صرف عبوری سے اختیارات ان مخلوط عدالتوں میں رکھے گئے اور آج اس قدیم نظام کی آخری نشانی کو بھی دفن کر دیا گیا (اسٹار)

انڈونیشی ولندیزی جمود

لندن ۱۵ اکتوبر۔ اخبار "برمنگھم پوسٹ" نے ہیگ میں انڈونیشی ولندیزی گول میز کانفرنس میں پیدا ہو جانے والے اہم اختلافات کا تذکرہ کرتے ہوئے جو بظاہر تیزی کے ساتھ ایک جمود کی جانب بڑھ رہے ہیں۔ امریکہ یا برطانیہ کو دعوت دی جائے گی کہ وہ اس کا حل تلاش کرنے میں مدد دیں" اخبار نے لکھا ہے۔ ہفتوں کی مذاکرات کے بعد جمود کو دور کرنے کے لئے کسی غیر متعلق حلقہ سے مصالحت کرنے کی درخواست کی جانے گی۔ [illegible] بظاہر خواہشمند ہیں کہ ان مذاکرات [illegible] شام [illegible] ہو سکے کہ ان مذاکرات [illegible] جنوب [illegible] قی ایشیا کی جنگی صورت حال [illegible] بہت گہرا ہے (اسٹار)

عرب ممالک میں محصول کی پابندیوں کا خاتمہ

دمشق ۱۵ اکتوبر۔ شام کے اقتصادی حلقوں کا کہنا ہے کہ عراق نے تجویز پیش کی ہے کہ عرب ممالک کے درمیان محصول کی پابندیاں ختم کر دی جائیں عراقی حکام کا یہ بھی کہنا ہے کہ شام و لبنان کے درمیان اقتصادی استحکام اور تجارتی تبادلے کی ترقی کی نئی اسکیم پر اچھی طرح غور کرنے کے لئے عنقریب مذاکرات شروع کئے جائیں گے۔ (اسٹار)

عراق میں شامی مشن

دمشق۔ ۱۵ اکتوبر۔ اسٹار کو معلوم ہوا ہے کہ بغداد میں شامی لیگیشن کے فوجی اتاشی کی یہاں آمد کا تعلق اس شامی فوجی مشن کے سوال سے ہے جو عنقریب تربیت پانے کے لئے عراق بھیجا جائے گا۔ معلوم ہوا ہے کہ عراقی حکومت نے مشن کے بھیجے جانے پر پسندیدگی کا اظہار کیا ہے۔ توقع ہے کہ یہ مشن اس ماہ کے اوائل میں بغداد جائیگا (اسٹار)

عراق و ہندی تجارت

بغداد۔ ۱۵ اکتوبر ہندوستان اور عراق کے درمیان تجارتی تعلقات کو استوار کرنے کے لئے جو سودہ تیار کیا جا رہا ہے وہ تقریباً مکمل ہو چکا ہے وزارت زراعت کے قریبی حلقوں کا کہنا ہے کہ ایک عراقی وفد عنقریب نئی دہلی جائے گا۔ اور حکومت ہند سے معاہدے کے متعلق گفتگو کرے گا۔ (اسٹار)

ٹڈیوں کے متعلق ابتدائی معائنہ

کراچی ۱۵ اکتوبر۔ پودوں کے تحفظ کے ڈائریکٹر ڈاکٹر تسخیر احمد نے ٹڈیوں کے ڈپٹی ماہر حشریات کے ہمراہ کل کراچی اور پاسنی کے درمیان ٹڈیوں کے متعلق ابتدائی معائنہ کیا۔ یہ معائنہ "فیڈولائیز" طیارہ پر سے کیا گیا۔ جو خصوصاً کیڑے مکوڑوں کے انسداد کے سلسلہ میں نیچے اڑنے کے لئے تیار کیا گیا ہے۔ مطلع صاف نہ ہونے کی وجہ سے ٹڈیوں کو ٹھیک طریقہ سے نہیں دیکھا جا سکا۔ راجستان میں انڈے دینے کے بعد یہ ٹڈیاں پورے سندھ کے ریگستان خیرپور اور بہاولپور ریاستوں اور بلوچستان کے ریگستان کی طرف چلی آئی ہیں۔ ٹڈیاں سندھ خیرپور اور بہاولپور کی ریاستوں میں انڈے دے چکی ہیں بلوچستان اس سلسلہ میں حفاظتی تدابیر اختیار کی جا رہی ہیں۔

جنوب مشرقی ایشیاء میں اقتصادی دشواریاں

امریکہ کی مانگ میں کمی سے خوشحالی کی کوشش ناکام

سنگاپور ۱۵ اکتوبر۔ چونکہ سب لوگ اس بات سے اتفاق رکھتے ہیں کہ اقتصادی مضبوطی اور اس سے پیدا شدہ عام اطمینان جنوب مشرقی ایشیاء میں کمیونزم کی راہ میں سب سے بڑی رکاوٹ ہے۔ اس لئے ۱۹۴۹ء کے نصف سال کے لئے جو اقتصادی جائزہ تیار کیا گیا ہے اسے خاص اہمیت دی جا رہی ہے جائزہ میں کہا گیا کہ جنوب مشرقی ایشیاء کے سامان کی مانگ امریکہ میں کم ہونے اور اس کے ساتھ ہی قیمتوں میں کمی ہونے کی وجہ سے اس علاقہ کی خوشحالی کو شدید خطرہ لاحق ہو گیا ہے۔ اب تک امریکہ ربڑ اور ٹین کا خاص خریدار اور کھوپرا، اسپینی اور جوٹ کا اہم خریدار تھا۔ مصنوعی ربڑ سے مقابلہ بڑھ جانے اور ملایا اور ہند چینی میں اصلی ربڑ کی حد سے زیادہ پیداوار ہونے کی وجہ سے قیمتوں کو گرنے سے روکنے کا کوئی فوری امکان نہیں ہے۔ ساتھ ہی ٹین کے لئے امریکی مانگ بھی کم ہو گئی ہے اور جوٹ کو روئی اور کاغذ کے بنے ہوئے تھیلیوں کا امریکی بازار میں مقابلہ کرنا پڑ رہا ہے۔ (اسٹار)

شام میں کمیونسٹ پروپیگنڈا

دمشق ۱۵ اکتوبر۔ شامی پولیس نے یہاں ایک پریس میں ۱۰ ہزار کمیونسٹ پمفلٹ پکڑے ہیں۔ انہیں کمیونسٹ انجمن کی جانب سے تقسیم کرنے کے لئے تیار کیا گیا تھا۔ ان پمفلٹوں میں موجودہ حکومت کی کمیونسٹوں کی سرگرمیوں کو خلاف قانون قرار دینے اور دوسری پارٹیوں کو کام کرنے کی اجازت دینے کی پالیسی پر نکتہ چینی کی گئی ہے۔ (اسٹار)

ٹیلیفون کی ٹرنک کال کی مراعات میں توسیع

کراچی ۱۵ اکتوبر۔ حکومت پاکستان نے ٹیلیفون کی ٹرنک کال کی مندرجہ ذیل مراعات میں ۲۸ فروری ۱۹۵۰ء تک مزید توسیع کر دی ہے (الف) پاکستان کی حدود کے اندر اور ہندوستان کو نصف شب اور دو بجے رات کے درمیان کی جانے والی کال پر اخبارات کے لئے ایک تہائی فیس کی رعایت صرف اخبارات کے رجسٹرڈ ٹیلیفون نمبروں پر کی جانے والی کال کے لئے یہ رعایت ہے۔ (ب) دو بجے رات اور چھ بجے صبح کے درمیان ہندوستان کو کی جانے والی کال پر عوام کے لئے ایک تہائی فیس کی رعایت (ج) مغربی یا مشرقی پاکستان کی حدود کے اندر دو بجے رات اور چھ بجے صبح کے درمیان عوام کے لئے دو روپیہ فی تین منٹ کے کال کی تخفیف شدہ یکساں فیس کی رعایت دو روپیہ فی تین منٹ کی کال کی تخفیف شدہ یکساں فیس حد بلحاظ فاصلہ لگائی جائے گی بشرطیکہ نصف فیس پر وصول کی رقم اس سے کم نہ ہو۔ ایسی حالت کم تر فیس لگائی جائے گی۔

جھنڈوں کی قیمت ہسپتال کو

کراچی ۱۵ اکتوبر کو یوم عالمی صحت کے موقعہ پر سپرنٹنڈنٹ لیڈی ڈفرن ہسپتال اور دیگر کارکنوں نے جو جھنڈے فروخت کئے تھے اس سے مبلغ ۶۰۸ روپیہ ۹ آنہ ۶ پائی کی رقم جمع ہوئی یہ پوری رقم کراچی ڈفرن ہسپتال کو بطور عطیہ دیدی گئی ہے۔ کراچی ایڈمنسٹریشن ان تمام کارکنوں خصوصاً خواتین کا شکریہ ادا کرتا ہے جنہوں نے اس تنظیم کو کامیاب بنانے کیلئے کام کیا۔

مصر اور شام میں سرد مہرانہ رویّہ

دمشق ۱۵ اکتوبر۔ اگر کوئی شخص مصر اور شام کے تعلقات کا بغور معائنہ کرے اور دونوں ملکوں کے عوام کے تعلقات اور ہمدردیوں پر نظر نہ ڈالے تو اسے صاف نظر آ جائے گا کہ اگرچہ مصر نے شام کی نئی حکومت کو تسلیم کر لیا ہے۔ لیکن سرد مہری ابھی تک باقی ہے۔ بہ خیال البعث پارٹی کے سرکاری ترجمان اخبار البعث نے اپنے حالیہ ایک اداریہ میں عرب ممالک کے باہم تعلقات کا ذکر کرتے ہوئے ظاہر کیا اداریہ میں کہا گیا کہ دونوں ملکوں کے درمیان تعلقات کی بنیاد مصر کی ہمدردی اور خلوص ہونا چاہیئے۔ مصر نے سیاسی وجوہ اور بین الاقوامی اسباب کی بنا پر شام کی نئی حکومت کو تو تسلیم کر لیا ہے۔ لیکن یہی کافی نہیں ہے۔ (اسٹار)

سویڈن کے سفیر نے چوہدری نذیر احمد سے ملاقات کی

کراچی ۱۵ اکتوبر۔ جمعہ کی صبح کو پاکستان میں سویڈن کے سفیر خاص وزیر مختار موسیو ہیری ارکسن جو آجکل کراچی میں ہیں۔ سویڈن کے اعزازی قونصل مسٹر جی اور۔ وڈگرن کے ہمراہ حکومت پاکستان کے وزیر صنعت آنریبل چوہدری نذیر احمد خاں سے ملاقات کرنے آئے پاکستان میں مختلف صنعتی منصوبوں اور سکہ کی قیمت کم نہ ہونے کے اور پٹ سن کی صورت حال پر گفتگو ہوئی معلوم ہوا ہے کہ وزیر موصوف نے انہیں یقین دلایا ہے کہ مشرقی بنگال میں وزیر اعظم کے حالیہ بیانات تمام غلط فہمیوں کا تدارک کر دیں گے اور پٹ سن پیدا کرنے والوں کے مفاد کا خاطر خواہ تحفظ کیا جائے گا۔ اس امر کا بھی بندوبست کیا جا رہا ہے کہ ہندوستان کے غلط رویہ سے مشرقی پاکستان کو پٹ سن کے سلسلہ میں نقصان نہ پہنچنے پائے۔